# تعمیرِ قواعد

حصہ 2

مکاتب کے درجۂ پنجم کے لیے


حضرت علامہ مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان
سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ اہل سنت فیض العلوم، بڑھیا،
کھنڈسری بازار، ضلع بستی یوپی



فاروقیہ بک ڈپو
۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

۴۸۶
۹۲

# تعمیرِ قواعد

Rs. 12

## حصہ دوم

مکاتب کے درجۂ پنجم کے لیے

از:۔ حضرت علامہ مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان
سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ اہلسنت فیض العلوم بڑھیا کھنڈسری بازار ضلع بستی

ناشر
فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

کتابت نیاز احمد نوری ہرکشنوی

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی
اَفْضَلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
وَاُصُوْلِہٖ وَفُرُوْعِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ
الْجِیْلَانِیْ اَجْمَعِیْنَ ط

# جُملہ اسمیّہ کا بیان

(۱) محمود نمازی ہے (۲) تم ہوشیار ہو (۳) میں سُنّی ہوں۔

عَزیز نونہالو! جس طرح فِعل اپنے فاعِل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوتا ہے یونہی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔

دیکھو اوپر تین جملے دیئے گئے ہیں پہلے جملہ میں محمود مبتدا اور نمازی خبر ہے اور آخر میں لفظ ہے حرف ربط ہے جو علامت خبر ہے دوسرے جملہ میں "تم" مبتدا "ہوشیار" خبر اور "ہو" حرفِ ربط ہے۔ تیسرے جملہ میں "میں" مبتدا "سُنّی" خبر اور "ہوں" حرف ربط ہے۔

# ترکیب

(۱) وہ چاقو ہے۔ وہ (ضمیرِ غائب) مبتدا۔ چاقو خبر۔ ہے حرفِ ربط
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) چاقو تیز ہے۔ چاقو مبتدا۔ تیز خبر۔ ہے حرفِ ربط، مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۳) وہ کئی لڑکے ہیں۔ وہ کئی مبتدا۔ لڑکے خبر۔ ہیں حرف ربط
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۴) تو گنوار ہے۔ تو (ضمیرِ حاضر) مبتدا۔ گنوار خبر۔ ہے حرفِ ربط
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۵) تم حنفی ہو۔ تم (ضمیرِ حاضر) مبتدا۔ حنفی خبر۔ ہو حرفِ ربط۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۶) میں غریب ہوں۔ میں (ضمیرِ متکلم) مبتدا۔ غریب خبر۔ ہوں حرفِ
ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا

(۷) ہم چور نہیں۔ ہم (ضمیرِ متکلم) مبتدا۔ چور خبر۔ نہیں حرف ربط۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

# مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب زبانی کرو اور اپنی کاپی میں لکھ کر استاد کو دکھاؤ۔

وہ عورت ہے۔ لڑکا جوان ہے۔ سڑک پختہ نہیں۔ وہ لوگ دیہاتی ہیں۔ ہم شہری ہیں۔ تم ماسٹر ہو۔ میں خوش ہوں۔ محمود حافظ ہے۔ موہن دھوبی ہے۔

○

# مسند الیہ اور مسند کا بیان

پیارے بچو! جب تم دو چیزوں کا اس طرح ذکر کرو کہ دونوں کے درمیان پورا لگاؤ سمجھا جائے تو ایسی دو چیزوں میں ایک مسند الیہ اور دوسری مسند ہو گی۔ جیسے زید نمازی ہے۔ اس مثال میں "زید" مسند الیہ اور نمازی مسند ہے۔ اور جیسے احمد آیا۔ اس مثال میں احمد مسند الیہ

اور آیا مسند ہے۔

## سوال وجواب

سوال :۔ مسند الیہ اور مسند کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ جس چیز کی طرف کسی بات کا پورا لگاؤ مانا جائے تو وہ چیز مسند الیہ اور وہ بات مسند ہے ۔ مثلاً چاقو تیز ہے۔ دیکھو اس مثال میں چاقو کی طرف تیز ہونے کا پورا لگاؤ مانا گیا ہے لہٰذا چاقو مسند الیہ اور تیز مسند ہے۔

سوال :۔ حامد پڑھتا ہے ۔ اس جملہ میں مسند الیہ اور مسند کیا ہے ؟

جواب :۔ چونکہ جملۂ مذکورہ میں حامد کی طرف پڑھنے کا پورا لگاؤ مانا گیا ہے اس لیے حامد مسند الیہ اور پڑھتا ہے مسند ہے ۔

سوال :۔ حامد کا پڑھنا۔ اس بولی میں مسند الیہ اور مسند کیا ہے ؟

جواب :۔ اس فقرہ میں حامد کی طرف پڑھنے کی نسبت ضرور کی گئی ہے لیکن یہ نسبت ادھوری ہے پورے طور پر نہیں ہے اس لیے اس فقرہ میں نہ تو حامد مسند الیہ نہ پڑھنا مسند ہے۔

سوال :۔ مسند الیہ اور مسند کی الگ الگ تعریف کر دیں
جواب : مسند الیہ وہ چیز ہے جس کی طرف کسی بات کا پورا لگاؤ مانا جائے اور مسند وہ بات ہے جس کا پورا لگاؤ کسی چیز کی طرف سمجھا جائے۔
سوال :۔ تم یہاں بیٹھو! اس جملہ میں مسند الیہ اور مسند کیا ہے ؟
جواب :۔ تم مسند الیہ اور بیٹھو مسند ہے۔
سوال :۔ محمود چور نہیں۔ اس جملہ میں مسند الیہ اور مسند کیا ہے ؟
جواب :۔ محمود مسند الیہ اور چور مسند ہے۔
سوال :۔ کیا حمید بیمار ہے ؟ اس جملہ میں مسند الیہ اور مسند کیا ہے ؟
جواب :۔ حمید مسند الیہ اور بیمار مسند ہے۔
سوال :۔ کل احمد نے بازار میں زید کو مارا۔ اس لمبے جملے میں مسند الیہ اور مسند کیا ہے ؟
جواب :۔ احمد مسند الیہ اور مارا مسند ہے۔

O

# جملہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ ہر جملہ چاہے وہ جملہ فعلیہ ہو یا جملہ اسمیہ، ہمیشہ دو جز

سے بنتا ہے جن میں ایک جز کا نام مسند الیہ اور دوسرے جز کا نام مسند
ہے۔ تم سے اگر کوئی جملہ کی تعریف پوچھے تو تم کہہ سکتے ہو کہ

**جملہ:۔** لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جس میں مسند الیہ اور مسند پایا جاتا ہو جیسے

(۱) زید آیا۔ (۲) زید نے پڑھا۔ (۳) زید نے قرآن پڑھا۔
(۴) زید نے قرآن شریف پڑھا (۵) زید نے آج قرآن شریف پڑھا۔
(۶) زید نے آج جمعہ کے دن قرآن شریف پڑھا۔

دیکھو ان سب مجموعوں میں مسند الیہ اور مسند موجود ہے اس لیے یہ سب مجموعے جملہ ہیں۔ اب یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ لفظوں کے جس مجموعہ میں مسند الیہ اور مسند نہ پایا جاتا ہو تو اس مجموعہ کو جملہ نہیں کہہ سکتے جیسے

(۱) ہوشیار لڑکا۔ (۲) زید کا لڑکا (۳) زید کے بیٹے کا ماموں۔
(۴) بکری کے تازہ گوشت کا کباب۔

دیکھو یہ چاروں مجموعے چونکہ مسند الیہ اور مسند سے خالی ہیں اس لیے ان میں کا کوئی مجموعہ جملہ نہیں

واضح ہو کہ جملہ کی دو قسم ہے۔ جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ ۔ نیچے دونوں کی تعریف لکھی جاتی ہے

**جملہ اسمیہ:۔** وہ جملہ ہے جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنے جیسے قلم لمبا ہے

اس مثال میں قلم مبتدا اور لمبا خبر ہے
**جملہ فعلیہ :-** وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے یا فعل اور نائب فاعل سے مل کر تیار ہو۔ جیسے زید نے مارا۔ زید مارا گیا۔
تم لوگ فعل، فاعل، نائب فاعل تو جانتے ہو لیکن مبتدا، خبر کی پہچان تمہیں نہ ہوگی۔ اس لیے ہم نیچے مبتدا اور خبر کی تعریف لکھتے ہیں۔
**مبتدا :-** وہ اسم ہے جو مسند الیہ ہو اور اس کا لگاؤ فعل سے نہ ہو۔
**خبر :-** وہ اسم ہے جو مسند ہو۔
پیارے بچو! مسند الیہ اور مسند جملہ اسمیہ میں بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں بھی۔ لیکن ترکیب کرتے وقت جملہ اسمیہ کے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں اور جملہ فعلیہ کے مسند الیہ کو فاعل یا نائب فاعل اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔ مثلاً قلم لمبا ہے۔ یہ جملہ اسمیہ ہے اس میں قلم مسند الیہ اور لمبا مسند ہے۔ اس جملہ کی ترکیب یوں کی جائے گی۔
قلم مبتدا، لمبا خبر، ہے حرفِ ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ اور جیسے چاقو نے کاٹا۔ یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں چاقو مسند الیہ، کاٹا مسند ہے۔ اس جملہ کی ترکیب اس طرح کی جائے گی۔ چاقو فاعل، نے علامتِ فاعل، کاٹا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ اور جیسے کاغذ کاٹا گیا۔ یہ بھی جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں کاغذ مسند الیہ اور کاٹا گیا

مسند ہے۔ اس جملہ کی ترکیب اس طریقہ پر کی جائے گی۔ کاغذ نائب فاعل، کاٹا گیا فعل ماضی مجہول، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں میں مسند الیہ اور مسند پہچان کر اپنی کاپی پر لکھو اور استاد کو دکھاؤ۔

لڑکا جوان ہے۔ کلثوم گھر میں قرآن پڑھتی ہے۔ زید حاضر ہے۔ میں مسجد میں حاضر ہوں۔ احمد بوڑھا نہیں۔ میں کل کانپور جاؤں گا۔ محمود نے مجھے اچھی طرح پڑھایا۔

# جملۂ خبریہ اور جملۂ انشائیہ کا بیان

(۱) بمبئی ایک بہت بڑا شہر ہے۔ (۲) زمین ہمارے سر کے اوپر ہے

(۳) زید کب گیا؟

پیارے بچو! پہلا جملہ سن کر تم اور ہم سب کہیں گے کہ یہ سچا جملہ ہے، صحیح بات ہے۔ اور دوسرے جملہ کے بارے میں ہم سب انکار کریں گے کہ یہ جھوٹا جملہ ہے، غلط بات ہے۔ اور رہا تیسرا جملہ تو اس کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ یہ جملہ نہ تو سچا ہے اور نہ جھوٹا ——— قواعد کی زبان میں سچے اور جھوٹے جملے کو جملۂ خبریہ کہتے ہیں اور جو جملہ نہ سچا ہو نہ جھوٹا اسے جملۂ انشائیہ کہتے ہیں۔ ذیل میں دونوں کی تعریف لکھی جاتی ہے۔

**جملۂ خبریہ:** وہ جملہ ہے جس کو سچا کہا جا سکے یا جھوٹا۔ جیسے زید عالم ہے۔ میں تندرست ہوں۔ محمود آئے گا۔ حامد جا رہا ہے

**جملۂ انشائیہ:** وہ جملہ ہے جس کو نہ سچا کہا جا سکے نہ جھوٹا۔ جیسے کیا زید عالم ہے؟ تو یہاں بیٹھ۔ تم وہاں مت پڑھو۔ حامد کہاں گیا؟

○

# ترکیب کی مشق

(۱) زید عالم ہے۔ زید مبتدا۔ عالم خبر، ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر

سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) میں تندرست ہوں۔ میں۔ (ضمیر متکلم) مبتدا۔ تندرست خبر۔ ہوں حرفِ ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) محمود آئے گا۔ محمود فاعل۔ آئے گا فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) حامد جا رہا ہے۔ حامد فاعل۔ جا رہا ہے فعل حال معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) احمد نے آج خط لکھا۔ احمد فاعل، نے علامتِ فاعل، آج مفعول فیہ، خط مفعول بہ۔ لکھا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) کیا زید عالم ہے؟ کیا حرفِ استفہام، زید مبتدا، عالم خبر۔ ہے حرفِ ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۷) کیا حامد نے سلام کیا؟ کیا حرفِ استفہام، حامد فاعل، نے علامتِ فاعل، سلام کیا فعل ماضی معروف، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۸) تو یہاں بیٹھ۔ تو (ضمیر حاضر) فاعل، یہاں مفعول فیہ، بیٹھ فعل امر، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تم وہاں مت پڑھو۔ تم (ضمیر حاضر) فاعل۔ وہاں مفعول فیہ، مت پڑھو فعل نہی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

حامد کہاں گیا؟ حامد فاعل، کہاں مفعول فیہ، گیا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

# مشقی سوالات

ذیل کے جملوں میں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ پہچان کر اپنی کاپی پر ترکیب لکھو اور اپنے استاد کو دکھاؤ

کیا زید چور نہیں؟ کیا حامد موجود ہے؟ احمد نے کتاب پڑھی۔ محمود بمبئی جا رہا ہے۔ تم حنفی ہو۔ ہم اندھے نہیں۔ موہن تیلی ہے۔ تو دوا پی۔ حمید بازار کب گیا؟

# مفرد ، مرکب کا بیان

واضح ہو کہ جو با معنیٰ لفظ ہماری تمہاری گفتگو میں بولا جاتا ہے اس کی دو قسم ہے۔ مفرد ، مرکب

**مفرد:-** وہ لفظ ہے جو تنہا اکیلے معنیٰ کے لیے مقرر ہوا جیسے کتاب کاغذ، قلم، دوات، مدرسہ، گھر، زید، احمد، اچھا، خراب پڑھا، لکھا۔

مفرد کا دوسرا نام کلمہ بھی ہے اور کلمہ کی تین قسم ہے۔ اسم، فعل، حرف

**مُرکب:-** وہ لفظ ہے جو کم از کم دو کلمے کا مجموعہ ہو۔ جیسے اچھا قلم، احمد کا بھائی۔ یہ لڑکا، زید آیا، قلم سرخ ہے۔

پھر مرکّب کی دو قسم ہے۔ مرکب مفید، مرکب ناقِص۔

**مرکّب مفید:-** کلموں کا وہ مجموعہ جس میں مسند الیہ اور مسند ہو۔ جیسے زید آیا، قلم سرخ ہے۔ مرکب مفید کا دوسرا نام جملہ ہے۔ جس کا بیان تم پڑھ چکے ہو۔

**مرکب ناقِص:-** لفظوں کا وہ مجموعہ جس میں ادھوری نِسبت پائی جاتی ہو جیسے اچھا قلم، احمد کا بھائی، یہ لڑکا ـــــ مرکب ناقص کی بہت

قسمیں ہیں جن میں چند یہ ہیں۔ مرکب اشاری، مرکب اضافی، مرکب تمیزی، مرکب وصفی

# مرکب اشاری

اسم اشارہ :- وہ اسم ہے جس کو بول کر دوسرے کو کسی چیز کی طرف متوجہ کیا جائے جیسے یہ، اِس، وہ، اس

مشارالیہ :- وہ اسم ہے جس کو سن کر اشارہ کی ہوئی چیز سمجھی جائے۔ جیسے یہ قلم، وہ کتاب، ان مثالوں میں قلم اور کتاب مشارٌالیہ ہے

جاننا چاہیے کہ اسم اشارہ اور مشارٌالیہ کے مجموعہ کو مرکب اشاری کہتے ہیں۔

# ترکیب

(۱) یہ پانی، یہ اسم اشارہ۔ پانی مشارٌالیہ۔ اسم اشارہ اپنے مشارالیہ سے

مل کر مرکب اشاری ہوا

(۲) وہ لڑکا۔ وہ اسم اشارہ، لڑکا مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مرکب اشاری ہوا۔

(۳) یہ مرد آیا۔ یہ اسم اشارہ، مرد مشار الیہ۔ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر فاعل۔ آیا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) میں نے اس خط کو پڑھا۔ میں فاعل، نے علامت فاعل۔ اس اسم اشارہ، خط مشار الیہ۔ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مفعول بہ، کو علامت مفعول، پڑھا فعل ماضی معروف، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) وہ کتاب پڑھی جائے گی۔ وہ اسم اشارہ، کتاب مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر نائب فاعل، پڑھی جائے گی فعل مستقبل مجہول فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) یہ چاقو تیز ہے۔ یہ اسم اشارہ، چاقو مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا۔ تیز خبر۔ ہے حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) یہ پھول ہے۔ یہ اسم اشارہ مبتدا۔ پھول خبر ہے۔ حرفِ ربط۔

مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) یہ پھول، سرخ ہے۔ یہ اسم اشارہ، پھول مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا، سرخ خبر، ہے حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

○

# تحریری مشق

ذیل کے فقروں اور جملوں کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ

وہ قلم۔ یہ لفظ۔ اس جگہ۔ یہ پھول اچھا ہے۔ زید یہ کرتا سلے گا اس لڑکے نے پڑھا۔ وہ سائیکل لائی گئی۔ وہ خط پڑھا جائے گا۔ یہ عورت نمازی ہے۔

○

# مُرکّب اضافی

(١) احمد کا بھائی (٢) خالد کی سائیکل (٣) محمود کے بیٹے

پیارے بچّو! پہلے فقرہ میں بھائی کا تعلق احمد سے سمجھا گیا. اور دوسرے فقرہ میں سائیکل کا لگاؤ خالد سے مانا گیا۔ اور تیسرے فقرہ میں بیٹے کا لگاؤ محمود سے سمجھا گیا۔ اب غور یہ کرنا ہے کہ یہ تعلق اور لگاؤ کہاں سے سمجھا گیا؟ لیکن ابھی تم ننھے بچّے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ بیان نہ کرپاؤ۔

اچھا ہم سے سنو! یہ تعلق اور لگاؤ ,,کا، کی، کے،، بولنے سے سمجھا گیا ہے۔ اردو زبان میں جس لفظ کے ذریعہ ادھورا لگاؤ سمجھا جائے اسے علامتِ اضافت کہتے ہیں۔ علامتِ اضافت نو حرف ہیں۔

کاَ، کیَ، کےَ، را، ری، رے، نا، نی، نے۔

اور جس لفظ کے بغل میں علامت اضافت ہوتی ہے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے احمد کا بھائی۔ اس مثال میں احمد مضاف الیہ اور ,,کا،، علامت اضافت ہے اور بھائی مضاف ہے اور جیسے "میرا باپ،، اس مثال میں "مے" مضاف الیہ اور ,,را،، علامتِ اضافت اور باپ مضاف ہے اور جیسے اپنا بیٹا. اس مثال میں ,, اپ،، مضاف الیہ ,,نا،، علامت اضافت اور بیٹا مضاف ہے

اب ذیل میں مضاف، مضاف الیہ، علامتِ اضافت کی تعریف لکھی جاتی ہے۔

**علامتِ اضافت**:۔ وہ لفظ ہے جس کو سُن کر دو چیزوں کے آپس میں ادھورا لگاؤ سمجھا جائے جیسے کا، کی، کے، را، ری وغیرہ۔

**مضاف الیہ**:۔ وہ اسم ہے جس کے بغل میں علامتِ اضافت پائی جائے۔ جیسے احمد کا، خالد کی، محمود کے۔ ان مثالوں میں احمد، خالد، محمود۔ مضاف الیہ ہے۔

**مضاف**:۔ وہ اسم ہے جو مضاف الیہ اور علامتِ اضافت کے جواب میں آئے۔ مثلاً زید کا قلم۔ اس مثال میں زید مضاف الیہ، کا، علامتِ اضافت اور قلم مضاف ہے۔ کیوں کہ تم اگر اس طرح سوال کرو کہ ,, زید کا کیا؟ تو جواب ہوگا۔ قلم، تو معلوم ہوا کہ قلم مضاف ہے۔

○

# ترکیب

(۱) دریا کا پانی۔ دریا مضاف الیہ، کا علامتِ اضافت، پانی مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۲) پانی، دریا کا۔ پانی مضاف، دریا مضاف الیہ، کا علامتِ اضافت، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا

(۳) ہمارا خدا۔ ہمارا مضاف الیہ با اضافت، خدا مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۴) تیری ماں، تیری مضاف الیہ با اضافت، ماں مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۵) اپنا قلم۔ اپنا مضاف الیہ با اضافت۔ قلم مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۶) اپنی کتاب۔ اپنی مضاف الیہ با اضافت۔ کتاب مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۷) اس دریا کا پانی۔ اس اسم اشارہ، دریا مشار الیہ۔ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ کا علامتِ اضافت، پانی مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۸) زید کا لڑکا آیا۔ زید مضاف الیہ، کا علامتِ اضافت، لڑکا مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، آیا فعل ماضی معروف فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۹) اللہ کی کتاب پڑھی گئی۔ کلمۂ جلالت[1] مضاف الیہ، کی علامتِ اضافت۔ کتاب مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، پڑھی گئی فعل ماضی مجہول، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۰) جہان کا مالک اللہ[2] ہے۔ جہان مضاف الیہ، کا علامت اضافت مالک مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کلمۂ جلالت خبر، ہے حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) میں گائے کا دودھ پیتا ہوں۔ میں (ضمیر متکلم) فاعل۔ گائے مضاف الیہ، کا علامت اضافت، دودھ مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، پیتا ہوں فعل حال معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

---

[1] کلمۂ جلالت سے مراد اللہ ہے ۱۲ [2] جلّ جلالہٗ ۱۲

(۱۴) یہ لڑکا زید کا بیٹا ہے۔ یہ اسم اشارہ، لڑکا مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا۔ زید مضاف الیہ، کا حرف اضافت بیٹا مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# تحریری مشق

ذیل میں چند فقرے اور جملے لکھے جاتے ہیں۔ تم ان کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ

اپنی سائیکل، تیری کتاب، سونے کی انگوٹھی۔ میں نے سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ ہمارا ماموں۔ ہمارے ماموں آئے۔ محمود کا بھائی مارا گیا۔ مدرسہ کے لڑکے گئے۔ اس عورت کا شوہر۔ بیٹا محمود کا۔ بھانجی زید کی۔ کتاب ہماری۔ ہماری کتاب اچھی ہے۔ نام میرا۔ تو اللہ کا نام رٹ۔ اس بکری کا گوشت کھایا جائے گا۔ زید کا بھائی کانپور کب جائے گا۔ اپنے باپ کو بلاتو۔

# عربی فارسی کا مرکّب اضافی

پیارے بچّو! اردو زبان میں کبھی پہلے مضاف الیہ پھر مضاف آتا ہے۔ جیسے زید کا بھائی، بکری کا گوشت، مرغی کا انڈا۔ اور کبھی مضاف، اس کے بعد مضاف الیہ آتا ہے۔ جیسے بھائی، زید کا۔ کتاب، زید کی۔ قلم اپنا۔ اور فارسی زبان میں پہلے مضاف پھر اس کے بغل میں مضاف الیہ رہا کرتا ہے۔ جیسے آب زمزم (زمزم کا پانی) اس مثال میں آب مضاف اور زمزم مضاف الیہ ہے ـــــــ اور عربی زبان میں بھی مضاف پہلے ہوگا پھر اس کے بغل ہی میں مضاف الیہ رہیگا جیسے۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ (اللہ کا رسول) اس مثال میں رسول مضاف اور کلمہ جلالت مضاف الیہ ہے۔ چوں کہ اردو زبان میں عربی، فارسی کے بے شمار مرکب اضافی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم ان میں چند مرکب اضافی ذیل میں لکھتے ہیں تاکہ تم عربی و فارسی کے مرکب اضافی کی پہچان رکھو۔

○

| معنی | فارسی مرکب اضافی | معنی | عربی مرکب اضافی |
|---|---|---|---|
| فاعل کی پہچان | علامت فاعل | اللہ کا گھر | بَيْتُ اللّٰهِ |
| دو چیزیں ملانے کا حرف | حرف ربط | اللہ کا دوست | وَلِيُّ اللّٰهِ |
| اضافت کی پہچان | علامت اضافت | مال کا گھر | بَيْتُ الْمَالِ |
| خدا کی کتاب | کتاب خدا | مسلمانوں کی ماں | اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ |
| خدا کا رسول | رسول خدا | مسلمانوں کا حاکم | اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ |
| گھر والے | اہل بیت | اللہ کا نبی | صَفِيُّ اللّٰهِ |
| سنت والے | اہل سنت | سارے جہان کا مالک | رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ |
| علم والے | اہل علم | عزت کا مالک | رَبُّ الْعِزَّةِ |
| علم والا | صاحب علم | اللہ کا شیر | اَسَدُ اللّٰهِ |
| مال والا | صاحب مال | اللہ کا بندہ | عَبْدُ اللّٰهِ |
| خدا کا شیر | شیر خدا | رحمن کا بندہ | عَبْدُ الرَّحْمٰنِ |
| زندگی کا پانی | آب حیات | حکومت کا گھر۔ راجدھانی | دَارُ السَّلْطَنَةِ |
| بہشت کا راستہ | راہِ جنت | کئی علم کا گھر، بڑا مدرسہ | دَارُ الْعُلُوْمِ |

# مرکب تمیزی

(۱) چار لڑکے آئے۔ (۲) سات کتابیں خرید لو۔

پیارے بچّو! مذکورہ بالا جملوں میں چار اور سات کا لفظ مُمَیِّز ہے اور لڑکے اور کتابیں کا لفظ تمییز ہے۔ ذیل میں دونوں کی تعریف لکھی جاتی ہے۔

**مُمَیِّزْ**:۔ وہ اسم ہے جس کی مراد پوشیدہ ہو۔

**تَمْیِیْزْ**:۔ وہ اسم ہے جو کسی لفظ کی پوشیدہ مراد کو واضح کرے۔

# ترکیب

(۱) چار لڑکے آئے۔ آئے فعل ماضی معروف۔ چار ممیز، لڑکے تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا۔

(۲) میں پندرہ کتابیں خریدوں گا۔ خریدوں گا فعل مستقبل معروف میں فاعل۔ پندرہ ممیز، کتابیں تمییز۔ ممیز اپنی تمییز سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) کتنے روپیے میں تم نے قلم خریدا۔؟ خریدا فعل ماضی۔ تم فاعل نے علامت فاعل، قلم مفعول بہ۔ کتنے ممیز، روپیے تمییز، ممیز اپنی تمییز سے مل کر مجرور میں حرف جار، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) یہ فقرہ کیا معنیٰ رکھتا ہے۔؟ رکھتا ہے فعل حال معروف، یہ فقرہ مرکب اشاری ہوکر فاعل، کیا اسم استفہام ممیز، معنیٰ تمییز، ممیز اپنی تمییز سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) اتنا روپیہ میں نہیں دوں گا۔ نہیں دوں گا فعل مستقبل منفی، میں فاعل، اتنا ممیز، روپیہ تمییز۔ ممیز اپنی تمییز سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) پانچ کیلو شکر لے جاؤ۔ لے جاؤ فعل امر حاضر معروف، تم ضمیر

یہ شیر و فاعل ، اپھنسا ، پہلا تمیز ، پیچ اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ
فعل تمیز ، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ (خبریہ) ہوا ۔

(۷) یہ گیہوں چار کیلو ہے ۔ یہ گیہوں مرکب اشاری ہو کر مبتدا ، چہار
ممیز ، کیلو تمیز ، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر ، ہے حرف ربط ، مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

# مؤکد ، تاکید

(۱) میں خود آؤں گا ۔ (۲) سب طلبہ پڑھ رہے ہیں ۔ (۳) ہم دونوں جائیں گے ۔ (۴) زید دن بھر چلتا رہا ۔ (۵) خالد نے پورا قرآن پڑھا ۔

پیارے بچو ! مذکورہ بالا جملوں میں ۔ خود ، سب ، دونوں ، بھر ، پورا ۔ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ۔ قواعد میں ان لفظوں کو تاکید

کہتے ہیں۔ اور جس لفظ کے لیے تاکید لائی جاتی ہے اسے مؤکد کہتے ہیں
جیسے پورا قرآن۔ اس مثال میں پورا تاکید اور قرآن مؤکد ہے۔

# ترکیب

(۱) میں خود آؤں گا۔ آؤں گا فعل مستقبل، میں مؤکد، خود تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) سب طلبہ پڑھتے ہیں۔ پڑھتے ہیں فعل حال، طلبہ مؤکد، سب تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) ہم دونوں جائیں گے۔ جائیں گے فعل مستقبل۔ ہم مؤکد، دونوں تاکید۔ مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) احمد رات بھر پڑھتا ہے۔ پڑھتا ہے فعل حال، احمد فاعل، رات مؤکد، بھر تاکید۔ مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(۵) ہم دونوں نے پورا قرآن پڑھا۔ پڑھا فعل ماضی۔ ہم مؤکد، دونوں تاکید۔ مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ نے علامتِ فاعل، قرآن مؤکد۔ پورا تاکید۔ مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

# مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ۔

میں نے نوے روپیے پائے۔ زید کیا بات کہہ رہا ہے۔ خالد نے دو سو کتابیں فروخت کیں۔ خود احمد تختی دھوئے گا۔ میں ڈھائی سو گرام پیاز لوں گا۔ احمد اتنا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ تم دونوں کب لکھنؤ جاؤ گے؟ میں پوری سورہ پڑھوں گا۔

# مُرَکَّبِ وَصُفِی کا بیان

(۱) ٹھنڈا پانی (۲) گرم دودھ

دیکھو "ٹھنڈا پانی" دو لفظ کا مجموعہ ہے۔ ٹھنڈا کا لفظ سُن کر پانی کے ساتھ ٹھنڈک کی حالت سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا ٹھنڈا صفت اور پانی موصوف ہے۔ یونہی "گرم دودھ" دو لفظ کا مجموعہ ہے۔ گرم کا لفظ سُن کر دودھ کے ساتھ گرمی کی حالت سمجھ میں آتی ہے۔ اس لیے گرم صفت اور دودھ موصوف ہے۔ صفت، موصوف کے مجموعہ کو مرکب وصفی کہتے ہیں۔ اور مرکب وصفی کا دوسرا نام مرکب توصیفی بھی ہے۔

ذیل میں موصوف، صفت کی تعریف درج کی جاتی ہے۔

**موصوف**:۔ وہ لفظ ہے جسے سن کر کوئی چیز اور اس کے ساتھ کوئی حالت سمجھی جائے۔

**صفت**:۔ وہ لفظ ہے جسے سن کر موصوف کے ساتھ پائی جانے والی حالت سمجھی جائے۔ جیسے سرخ پھول۔ اس مثال میں سرخ صفت اور پھول موصوف ہے۔ اردو زبان میں پہلے صفت پھر

موصوف کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن فارسی میں زیادہ تر پہلے موصوف اس کے بعد صفت کا ذکر آتا ہے۔ ذیل میں تمہاری بصیرت کے لیے اردو، فارسی کے چند مرکب وصفی دیے جاتے ہیں۔

| اردو مرکب وصفی | فارسی مرکب وصفی | اردو مرکب وصفی | فارسی مرکب وصفی |
|---|---|---|---|
| لال پھول | گلِ سُرخ | بہت بڑا، فریادرس | غوث اعظم |
| عزت والا، قرآن | قرآن مجید | بہت بڑا، وزیر | وزیر اعظم |
| ٹھنڈا، پانی | آب سرد | اجلا، کپڑا | جامۂ سفید |
| گندہ، پانی | آب پلید | کالی، آنکھ | چشم سیاہ |
| گرم، روٹی | نانِ گرم | پیلا، چہرہ | روئے زرد |
| سُرخ، قلم | قلم سُرخ | چوڑا، راستہ | راہِ فراخ |

چونکہ اردو زبان میں فارسی کا مرکب وصفی بھی بہت استعمال میں آتا ہے۔ اس لیے ہم نے نمونہ کے طور پر چند فارسی مرکب وصفی لکھ دیئے ہیں تاکہ تم فارسی کے موصوف، صفت کی بھی پہچان رکھو۔

○

# ترکیب

(۱) جوان مرد ــــ جوان صفت، مرد موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب وصفی ہوا

(۲) بوڑھی عورت ــــ بوڑھی صفت، عورت موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب وصفی ہوا۔

(۳) بوڑھی عورت نے کہا۔ ــــ بوڑھی صفت، عورت موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، نے علامتِ فاعل، کہا فعل ماضی معروف فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) تم ٹھنڈا شربت پیو ــــ تم فاعل، ٹھنڈا صفت، شربت موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ پیو فعل امر۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) جوان لڑکا مارا گیا ــــ جوان صفت، لڑکا موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل۔ مارا گیا فعل مجہول۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) نیک لڑکا ــــ نیک صفت، لڑکا موصوف، موصوف اپنی

صفت سے مل کر مرکب وصفی ہوا۔

(۷) یہ نیک لڑکا ـــــ یہ اسم اشارہ، نیک صفت، لڑکا موصوف موصوف اپنی صفت سے مل کر مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مرکب اشاری ہوا۔

(۸) یہ نیک لڑکا ہوشیار ہے ـــــ یہ اسم اشارہ، نیک صفت، لڑکا موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مشار الیہ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا، ہوشیار خبر، ہے حرفِ ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۹) تیز چاقو، اچھا ہے ـــــ تیز صفت، چاقو موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ اچھا خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۰) زید گہرا دوست ہے ـــــ زید مبتدا، گہرا صفت، دوست موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ ہے حرف ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

(۱۱) قرآن، سچا کلام ہے ـــــ قرآن مبتدا۔ سچا صفت، کلام موصوف موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ ہے حرفِ ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲) اللہ پاک مالک ہے ـــــــ کلمۂ جلالت موصوف، پاک صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ مالک خبر۔ ہے حرفِ ربط، مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۳) مہربان خدا نے نماز فرض کی ـــــــ مہربان صفت، خدا موصوف
موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل نے علامتِ فاعل، نماز مفعول
فرض کی، فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

○

# ضروری ہدایت

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کی شان بہت بلند و بالا ہے۔ سارے
جہان کی عقل اور سمجھ اس کی حقیقت معلوم کرنے سے عاجز ہے۔ وہ ہر چیز جانتا
ہے، ہر چیز سنتا ہے ہر چیز دیکھتا ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
وہ کھانے پینے، اونگھنے، سونے، اٹھنے، بیٹھنے، چلنے، گھومنے سے پاک

وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ سارا جہاں اس کے بس میں ہے وہ کسی کے بس میں نہیں، قادر ہونا، عالم ہونا، ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا، سننا، دیکھنا مہربان ہونا، ہر عیب سے پاک ہونا، زندہ رہنا یہ سب اس کی صفتیں ہیں۔ ان کے علاوہ اس کی اور بھی صفتیں ہیں جو گنتی سے باہر ہیں۔

پیارے لڑکو! ترکیب کی مشق نمبر بارہ میں پاک کو اللہ تعالیٰ کی صفت بتایا گیا اور مشق نمبر تیرہ میں مہربان کو اللہ تعالیٰ کی صفت کہا گیا تو یہاں کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو حالت نہ سمجھنا۔ کیوں کہ حالت وہ چیز ہے جو بدلتی رہے یا بدل سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت ردو بدل ہونے سے پاک ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی صفت سے ایسا مستقل معنیٰ مراد لو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یونہی قرآن شریف کی صفت کو حالت نہ سمجھنا بلکہ وہ ایسا معنیٰ ہے جو قرآن شریف کے ساتھ ہمیشہ پایا جاتا رہے گا۔

○

# کلمۂ استفہام کا بیان

بدھو اور کریم میں گہری دوستی تھی۔ بدھو نے محنت اور کوشش کر کے ایک اونچا عہدہ حاصل کیا۔ کریم کو جب معلوم ہوا تو مبارکبادی دینے کے لیے بدھو کے گھر پہونچا اس کو سلام کیا اور کہا بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ نے ایک اچھا عہدہ پایا۔ اس وقت آپ اپنے فرائض کہاں انجام دیتے ہیں۔ آج کل آپ کا مزاج کیسا رہتا ہے؟ —— بدھو کریم کی گفتگو سن کر بولا۔ تم کون ہو اور میرے پاس کیوں آئے ہو؟ کریم نے جھنجھلا کر کہا۔ ارے کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ میں آپ کا پرانا دوست کریم ہوں۔ میں نے سُنا کہ آپ اندھے ہو گئے ہیں۔ اس لیے حال چال معلوم کرنے اور تسلی دینے کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں۔

پیارے بچو! اس کہانی میں کیسا، کہاں، کون، کیوں، کیا کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اردو قواعد میں ان الفاظ کو کلمۂ استفہام کہتے ہیں۔ ذیل میں تعریف درج کی جاتی ہے۔

**کلمۂ استفہام:**- وہ لفظ ہے جس کو بول کر کوئی بات پوچھی جائے جیسے

کب، کہاں، کیوں، کس، کیا، کیسا، کون، کتنا۔

# ترکیب کی مشق

(۱) احمد کب جائے گا؟ احمد فاعل۔ کب (اسم استفہام) مفعول فیہ جائے گا فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) تم کون ہو؟ — تم مبتدا۔ کون (اسم استفہام) خبر، ہو حرفِ ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا

(۳) تم میرے پاس کیوں آئے؟ تم فاعل۔ میرے مضاف الیہ با اضافت پاس مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، کیوں حرف استفہام۔ آئے فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ کیا حرفِ استفہام، مجھے مفعول بہ، آپ فاعل، پہچانتے ہیں فعل حال معروف۔ فعل اپنے فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) ہاں میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ ہاں حرف ایجاب، میں فاعل، آپ مفعول بہ کو علامت مفعول بہ، پہچانتا ہوں فعل حال معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) آپ کا نام کیا ہے؟ آپ مضاف الیہ، کا علامت اضافت، نام مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ کیا (اسم استفہام) خبر ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۷) کیا آپ کا نام خالد ہے؟ کیا حرف استفہام۔ آپ مضاف الیہ، کا علامت اضافت، نام مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ خالد خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۸) زید کہاں گیا؟ زید فاعل، کہاں (اسم استفہام) مفعول فیہ، گیا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۹) سائیکل کہاں ہے؟ سائیکل مبتدا۔ ہےؔ (بمعنیٰ موجود) شبہ فعل

---

ؔ "ہے" کا لفظ جب بمعنیٰ موجود نہ ہو تو حرف ربط ہے۔ ورنہ اسم ہے ۱۲

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) ہاں میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ ہاں حرف ایجاب، میں فاعل، آپ مفعول بہ، کو علامت مفعول بہ، پہچانتا ہوں فعل حال معروف، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) آپ کا نام کیا ہے؟ آپ مضاف الیہ، کا علامت اضافت، نام مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ کیا (اسم استفہام) خبر ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۷) کیا آپ کا نام خالد ہے؟ کیا حرف استفہام۔ آپ مضاف الیہ، کا علامت اضافت، نام مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ خالد خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۸) زید کہاں گیا؟ زید فاعل، کہاں (اسم استفہام) مفعول فیہ، گیا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۹) سائیکل کہاں ہے؟ سائیکل مبتدا۔ ہے[۱] (بمعنی موجود) شبہ فعل

---

[۱] "ہے" کا لفظ جب بمعنی موجود نہ ہو تو حرف ربط ہے۔ ورنہ اسم ہے ۱۲

کہاں کا لفظ شبہ فعل کے لیے مفعول فیہ۔ شبہ فعل اپنے مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۰) احمد کہاں ہے ؟ احمد مبتدا۔ ہے شبہ فعل۔ کہاں (اسم استفہام) مفعول فیہ۔ شبہ فعل اپنے مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۱) احمد بمبئی ہے۔ احمد مبتدا۔ ہے شبہ فعل۔ بمبئی شبہ فعل کا مفعول فیہ، شبہ فعل اپنے مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ہدایت

**کیا ؟** کلمۂ استفہام ہے اور اس کی دو قسم ہے۔ ایک "کیا" حرفی اور دوسرا "کیا" اسمی ہے۔ کیا ؟ حرفی کی فارسی "آیا" اور عربی **هَلْ**، اور **اَ** ہے۔ اور کیا ؟ اسمی کی فارسی "چہ" اور عربی **ما** ہے۔ دونوں "کیا ؟" میں فرق سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔

جب کسی جملہ میں کیا ؟ کا لفظ بولا جائے اور اس کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا صحیح ہو تو وہ کیا ؟ حرنی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص حامد سے یوں پوچھے کہ کیا آپ کا نام حامد ہے ؟ تو اس کے جواب میں حامد کا "ہاں" بولنا صحیح ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس جملہ میں "کیا" حرنی ہے۔ اور جب کسی جملہ میں کیا ؟ کا لفظ استعمال کیا جائے اور اس کے جواب میں ہاں یا نہیں بولنا صحیح نہ ہو تو وہ کیا ؟ اسمی ہے مثلاً اگر کوئی شخص حامد سے اس طرح پوچھے کہ آپ کا نام کیا ہے ؟ تو اس کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا صحیح نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اس جملہ میں کیا ؟ اسمی ہے۔

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ

محمود بمبئی کب جائے گا ؟ تو نے بچہ کو کیوں مارا ؟ احمد نے قرآن مجید کہاں پڑھا ؟ زید کو کس نے دودھ پلایا ؟ تمہیں کون پڑھائے گا ؟ کیا احمد خط لکھتا ہے ؟ حامد نے کیا کھایا ؟ وہ کون ہے ؟ یہ کیا ہے ؟ گلاس کہاں ہے

گلاس یہاں ہے۔ وہاں کون بول رہا ہے؟

# ذوالحال اورحال کا بیان

(۱) زید آیا (۲) زید ہنستا ہوا آیا (۳) خالد نے چور کو باندھ کر مارا۔

پیارے بچّو! پہلے جملہ میں زید فاعل اور آیا فعل ہے۔ گویا اس جملہ میں زید اور اس کے آنے کا ذکر ہے اور بس۔ لیکن دوسرے جملہ میں یہ بتایا گیا کہ زید کا آنا ہنسنے کی حالت میں ہوا ہے۔ یہاں ہنسنا کس کی حالت ہے؟ زید کی جو فاعل ہے اور جس لفظ کے ذریعہ فاعل کی حالت بتائی جائے اسے قواعد میں حاؔل اور فاعل کو ذوالحؔال کہتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ زید ذوالحال اور ہنستا ہوا حال ہے۔

تیسرے جملہ میں خالد فاعل اور چور مفعول بہ ہے۔ اس تیسرے جملہ سے یہ معلوم ہوا کہ خالد نے چور کو بندھی ہوئی حالت میں مارا ہے۔ اس جملہ میں بندھا ہوا ہونا چور کی حالت ہے جو کہ مفعول بہ ہے۔ اور جس لفظ کے ذریعہ

مفعول بہ کی حالت بتائی جائے اسے حال اور مفعول بہ کو ذوالحال کہتے ہیں
اس لیے ثابت ہوا کہ چور ذوالحال اور باندھ کر حال ہے۔ ذیل میں ذوالحال
اور حال کی تعریف لکھی جاتی ہے۔

**ذوالحال** :۔ وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

**حال** :۔ وہ اسم ہے جس کے ذریعہ فاعل یا مفعول بہ کی حالت بتائی جائے

# ترکیب کی مشق

(۱) سلیم گرتا پڑتا دہلی پہونچا۔ سلیم ذوالحال، گرتا پڑتا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، دہلی مفعول فیہ۔ پہونچا فعل ماضی معروف فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(۲) میں بیٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ میں ذوالحال، بیٹھ کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، نماز پڑھوں گا۔ فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) میں نے چچا کو غمگین دیکھا۔ میں فاعل، نے علامت فاعل، چچا، ذوالحال

غمگین حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ کو علامت مفعول بہ، دیکھا فعل ماضی معروف، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) احمد کھا کر پڑھے گا۔ احمد فاعل، کھا کر (بمعنیٰ کھانے کے بعد) مرکب اضافی مفعول فیہ، پڑھے گا فعل مستقبل معروف، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) میں نے بچّہ کو روتا ہوا پایا۔ میں فاعل، نے علامت فاعل، بچّہ، ذوالحال، روتا ہوا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ کو علامت مفعول بہ، پایا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

○

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب اپنی کاپی میں لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ!

زید نے دیکھ کر قرآن شریف پڑھا۔ خالد سوار ہو کر آئے گا۔ محمود

روتا ہوا مدرسہ پہونچا۔ حامد بیٹھ کر لکھے گا۔ تم پڑھ کر بازار جاؤ۔ تم پڑھتے ہوئے بازار جاؤ۔

# حرف عطف کا بیان

(۱) تم کتاب خرید دیا قلم (۲) زید لکھے گا پھر پڑھے گا (۳) خالد اور حامد نے مارا (۴) محمود شب و روز محنت کرتا ہے۔

پیارے بچو! اوپر کے پہلے جملہ میں "یا" دوسرے جملہ میں "پھر" تیسرے جملہ میں "اور" چوتھے جملہ میں "واو" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ قواعد میں ان لفظوں کو حرف عطف کہتے ہیں۔ حرف عطف سے پہلے معطوف علیہ اور بعد میں معطوف آتا ہے۔ جیسے خالد اور حامد نے لکھا۔ اس مثال میں خالد معطوف علیہ "اور" حرف عطف۔ حامد معطوف ہے۔

# ترکیب کی مشق

(۱) تم کتاب خرید و یا قلم ۔ تم فاعل ۔ کتاب معطوف علیہ یا حرف عطف قلم معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ، خرید و ، فعل امر حاضر معروف ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) زید لکھے گا پھر پڑھے گا ۔ زید فاعل ، لکھے گا فعل مستقبل معروف فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پھر حرف عطف پڑھے گا فعل مستقبل معروف ، وہ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۳) خالد اور حامد نے مارا ۔ خالد معطوف علیہ ،، اور ،، حرف عطف ، حامد معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل ، نے علامت فاعل ، مارا فعل ماضی معروف ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) زید اور محمود سُنّی ہیں ۔ زید معطوف علیہ " اور ،، حرف عطف ، محمود معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا ۔ سُنّی خبر ۔ ہیں

حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

(۵) احمد عالم اور حافظ ہے۔ احمد مبتدا، عالم معطوف علیہ اور حرف عطف حافظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

(۶) کاغذ اور قلم لایا گیا۔ کاغذ معطوف علیہ " اور " حرف عطف قلم معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، لایا گیا فعل ماضی مجہول، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۷) محمود شب و روز محنت کرتا ہے۔ محمود فاعل، شب (رات) معطوف علیہ " واو " حرف عطف، روز، (دن) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ۔ محنت کرتا ہے فعل حال معروف، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۸) خدا اور رسول کا حکم مانو (جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ وسلّم) خدا معطوف علیہ، واو حرف عطف۔ رسول معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ کا علامتِ اضافت، حکم مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، مانو فعل امر معروف تم ضمیر حاضر پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

# ہدایت

(۱) واو حرف عطف عربی اور فارسی کا لفظ ہے اس کا معنیٰ ہے، اور مثلاً زید و بکر نمازی ہیں۔ یعنی زید اور بکر نمازی ہیں۔

(۲) اس واو سے پہلے جو لفظ رہے گا اس کو واو سے ملا کر پڑھنا ہوگا۔ مثلاً دین و دنیا، زمین و آسمان، انسان و حیوان، شب و روز، کو دینو دنیا، زمینو آسمان، انسانو حیوان، شبو روز، پڑھا جائے گا۔ ہاں لکھنے میں واو کو الگ رکھا جائے گا۔

(۳) یہ واو دو ہندی لفظوں کے درمیان نہیں آئے گا بلکہ ان دو لفظوں کے درمیان آئے گا جو عربی یا فارسی زبان کے ہوں لہٰذا رات و دن پانی و کھانا، بیل و گائے بولنا درست نہیں۔ اس کے بجائے رات اور دن۔ پانی اور کھانا، بیل اور گائے بولا جائے گا۔

(۴) اور، کا لفظ ہندی ہے۔ یہ لفظ کبھی ,, دوسرا ،، کے معنیٰ میں بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً کہنا ہے کہ اب دوسرے لڑکے کو بلاؤ تو اس کی جگہ

یوں بولتے ہیں۔ اب اور لڑکے کو بلاؤ۔ جب اور کا لفظ "دوسرا" کے معنیٰ میں بولا جائے تو اس وقت یہ لفظ حرف عطف نہ ہوگا۔ بلکہ اسم ہوگا۔

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب اپنی کاپی میں لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ

اللہ نے زمین و آسمان پیدا کیے (جل جلالہ) اللہ و رسول کو راضی کرو (جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَسَلَّم) زید لکھنؤ گیا پھر کانپور پہونچا۔ حامد ڈاکٹر اور حکیم ہے۔ کاغذ قینچی یا چاقو سے کاٹو۔ زید کا بھائی اور خالد نماز پڑھیں گے۔

# جملہ شرطیہ کا بیان

(۱) اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا (۲) جب احمد نے میری آواز سنی

تو وہ دوڑتا ہوا آیا۔

پیارے بچو! مذکورہ بالا جملوں میں اگرؔ اور جبؔ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ قواعد میں ان لفظوں کو حرف شرط کہتے ہیں۔ حرف شرط ہمیشہ دو جملوں پر آتا ہے جن میں ایک جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے کو جزا۔ مثلاً اگر زید پڑھے گا تو اسے میں انعام دوں گا۔ اس مثال میں "زید پڑھے گا" یہ جملہ شرط ہے اور "اسے میں انعام دوں گا" یہ جملہ جزا ہے۔

○

# ترکیب

(۱) اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔ اگر حرفِ شرط۔ تو فاعل۔ مارے گا فعل مستقبل معروف، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ تو حرف جزا۔ میں فاعل۔ ماروں گا فعل مستقبل معروف، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲) اگر زید پڑھے گا تو میں اسے انعام دوں گا۔ اگر حرفِ شرط، زید فاعل پڑھے گا فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر

شرط، تو حرف جزا۔ میں فاعل۔ اسے مفعول بہ اوّل، انعام مفعول بہ دوم۔ دوں گا فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۳) جب احمد نے میری آواز سُنی تو وہ دوڑتا ہوا آیا۔ جب حرف شرط۔ احمد فاعل۔ نے علامت فاعل۔ میری مضاف با اضافت آواز مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ سنی فعل ماضی معروف، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط تو حرف جزا۔ وہ ذوالحال۔ دوڑتا ہوا حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، آیا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۴) اگر تم گالی بکو گے تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ اگر حرف شرط۔ تم فاعل۔ گالی بکو گے فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ تو حرف جزا۔ میں فاعل۔ تمہیں مفعول بہ۔ سزا دوں گا۔ فعل مستقبل معروف۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا

(۵) اگر زید پڑھنے میں محنت کرتا تو انعام پاتا۔ اگر حرف شرط۔ محنت کرتا فعل ماضی معروف۔ زید فاعل۔ پڑھنے مجرور۔ میں حرف جار۔

جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ تو حرف جزا۔ انعام مفعول بہ۔ پاتا، فعل ماضی معروف۔ وہ ضمیر پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

○

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ

اگر میں دوڑتا ہوا اسٹیشن جاتا تو ٹرین پا جاتا۔ جب زید کانپور پہونچا تو لوگوں نے اسے مہمان بنایا۔ اگر تم نماز نہ پڑھوگے تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ اگر خالد شریعت کا حکم مانے گا تو جنت میں جائے گا۔ جب لوگ زکوٰۃ نہ ادا کریں گے تو ان پر قحط کا عذاب آئے گا۔

○

# حرفِ ندا کا بیان

(۱) یَا اَللّٰہُ ! ہم پر رحم فرما۔ (۲) یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ہم پر کرم فرمائیں
(۳) اے لڑکے ! اپنا سبق یاد کر۔ (۴) او اندھے ! سنبھل کر چل۔

پیارے بچّو ! اوپر کے جملوں میں یاؔ، اے، آوؔ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ قواعد میں ان لفظوں کو حرفِ ندا کہتے ہیں۔ ذیل میں حرفِ ندا کی تعریف درج کی جاتی ہے۔

**حرف ندا :**۔ وہ لفظ ہے جسے پکارنے کے لیے مقرر کیا گیا۔ جیسے اے، یا آو

**مُنَادیٰ :**۔ وہ اسم ہے جس کو سن کر پکارے ہوئے کو سمجھا جائے۔ جیسے اے بچّو ! اس مثال میں اےؔ حرف ندا، اور بچّو ! منادیٰ ہے۔

○

---

عہ جَلَّ جَلَالُہٗ ۔ عہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالیٰ عَلَیْہ وَسَلَّم

# ترکیب کی مشق

(۱) یَا اَللّٰہُ ؐ! یا حرفِ ندا "پکارتا ہوں میں" کے معنیٰ ہیں۔ پکارتا ہوں فعل حال معروف۔ میں فاعل، کلمۂ جلالت منادیٰ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) ہم پر رحم فرما تو۔ رحم فرما فعل امر معروف۔ تو فاعل۔ ہم مجرور۔ پر حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔

(۳) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ! یا حرفِ ندا جس کا معنیٰ ہے پکارتا ہوں میں ــ پکارتا ہوں فعل حال معروف۔ میں فاعل، رسول مضاف۔ کلمۂ جلالت مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ منادیٰ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا

(۴) ہم پر کرم فرمائیں۔ کرم فرمائیں فعل امر معروف۔ آپ (ضمیر حاضر) پوشیدہ فاعل۔ ہم مجرور۔ پر حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

---

ؐ جَلَّ جَلَالُہٗ ؐ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

(۵) اے لڑکے! اے حرفِ ندا جس کا معنیٰ ہے۔ میں پکارتا ہوں۔ میں فاعل۔ پکارتا ہوں فعل حال معروف۔ لڑکے مفعول بہ منادیٰ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

(۶) اپنا سبق یاد کر۔ یاد کر فعل امر معروف۔ تو ضمیر پوشیدہ فاعل۔ اپنا مضاف الیہ با اضافت۔ سبق مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۷) او اندھے! او حرف ندا بمعنیٰ پکارتا ہوں میں۔ پکارتا ہوں فعل حال معروف۔ میں فاعل۔ اندھے مفعول بہ منادیٰ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

(۸) سنبھل کر چل تو۔ چل فعل امر معروف۔ تو ذو الحال۔ سنبھل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

(۹) اے لوگو! نماز پڑھو۔ اے حرف ندا۔ بمعنیٰ پکارتا ہوں میں۔ پکارتا ہوں فعل حال۔ میں فاعل۔ لوگو مفعول بہ منادیٰ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ ہوا۔ نماز پڑھو فعل امر معروف۔ تم ضمیر حاضر پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

(۱۰) پیارے بچو! تم محنت سے ترکیب سیکھو۔ پیارے صفت۔ بچو موصوف موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ منادیٰ ہوا۔ اے حرف ندا محذوف

کا جس کا معنیٰ ہے میں پکارتا ہوں۔ پکارتا ہوں فعل حال، میں فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ منادیٰ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ ہوا۔
سیکھو فعل امر معروف۔ تم فاعل۔ محنت مجرور، سے حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ ترکیب مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق نیز[عہ] مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

○

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ۔

اے بچے! تو کب تک پڑھے گا۔ او گاڑی وان! تم کہاں جاؤ گے۔ یَا اَللہ[عہ]! تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ یَا رَسُوْلَ اللہ[سہ] ہمارے حال پر مہربانی فرمائیں۔ اے مسلمانو! زکوٰۃ ادا کرو۔ یَا غَوْثِ اعظم[صہ]! ہماری فریاد سنیے

---

عہ نیز کے معنیٰ ,, اور ،، دیکھو قواعد اردو مصنفہ ڈاکٹر عبدالحق ۱۲ عہ جَلَّ جَلَالُہٗ۔
سہ صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ صہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# ہدایت

فارسی زبان میں الفؔ بھی ندا کے لیے آتا ہے جیسے مُنادیٰ کے آخر میں جوڑکر استعمال کرتے ہیں جیسے کریما۔ اے کریم۔ خدایا۔ اے خدا۔ شاہا اے شاہ۔ شہا۔ اے شہ۔ یعنی اے بادشاہ۔ چونکہ اردو اشعار میں کبھی الفؔ ندائیہ بھی استعمال ہوتا ہے اس لیے ہم نے تمہیں آگاہ کردیا ہے تاکہ جہاں ندا والا الف آئے تم اسے پہچان سکو۔

○

# فعلِ ناقص کا بیان

(۱) احمد عالم ہوا۔ (۲) بکر مالدار تھا (۳) محمود تندرست ہوگیا۔ (۴) زید بیمار پڑا۔

پیارے بچّو! مذکورہ بالا جملوں میں ہوؔا۔ تھاؔ۔ ہوگیاؔ۔ پڑاؔ۔ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ قواعد میں ان لفظوں کو فعلِ ناقص کہتے ہیں۔ ذیل میں تعریف

درج کی جاتی ہے۔

**فعل ناقِص:۔** وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ خبر کو بھی چاہے جیسے حامد مالدار تھا۔ اس مثال میں حامد فاعل، مالدار خبر، اور "تھا"، فعل ناقِص ہے۔ یہ واضح رہے کہ ترکیب میں فعل ناقِص کے فاعل کو اسم کہتے ہیں۔

# ترکیب کی مشق

(۱) احمد عالم ہوا ہوا فعل ناقِص ماضی۔ احمد اسم۔ عالم خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) بکر مالدار تھا۔ تھا فعل ناقِص ماضی۔ بکر اسم۔ مالدار خبر۔ فعل ناقِص، اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) کیا بکر مالدار تھا؟ کیا حرف استفہام۔ تھا فعل ناقِص ماضی۔ بکر اسم مالدار خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) زید کی لڑکی حافظ قرآن ہوئی۔ ہوئی فعل ناقص ماضی۔ زید مضاف الیہ کی علامت اضافت۔ لڑکی مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مل کراسم۔ حافظ مضاف۔ قرآن مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(۵) محمود ممبئی میں تندرست ہو گیا۔ ہو گیا فعل ناقص ماضی۔ محمود اسم۔ ممبئی مجرور۔ میں حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے تندرست خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) اگر زید پڑھنے میں کوشش کرتا، تو وہ کامیاب ہوتا۔ اگر حرف شرط زید فاعل۔ کوشش کرتا فعل ماضی معروف۔ پڑھنے مجرور۔ میں حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ تو حرف جزا۔ ہوتا فعل ناقص ماضی۔ وہ اسم۔ کامیاب خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۷) آج زید دولھا بنے گا۔ بنے گا فعل ناقص مستقبل۔ زید اسم۔ دولھا خبر آج مفعول فیہ۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۸) آج بارش ہوئی۔ ہوئی فعل ماضی معروف تام۔ بارش فاعل۔ آج مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

اس جملہ میں ,, ہوئی ،، فعل ناقص نہیں ۔

(۹) آج بارش تیز ہوئی ۔ ہوئی فعل ماضی ناقص ۔ بارش اسم ۔ تیز خبر ۔ آج مفعول فیہ ۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ اس جملہ میں ,, ہوئی ،، فعل ناقص ہے

(۱۰) تم کہاں تھے ؟ تم فاعل ۔ کہاں مفعول فیہ ۔ تھے فعل ماضی معرُوف تام ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ۔ اس جملہ میں ,, تھے ،، فعل ناقص نہیں ۔

(۱۱) زید تندرست ہورہا ہے ۔ ہورہا ہے فعل ناقص حال ۔ زید اسم تندرست خبر ۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

(۱۲) خالد کل بیمار پڑا ۔ پڑا فعل ناقص ماضی ۔ خالد اسم ۔ بیمار خبر ۔ کل مفعول فیہ ۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

(۱۳) محمود کب اچھا ہوگا ؟ ہوگا فعل ناقص مستقبل ۔ محمود اسم ۔ اچھا خبر ۔ کب مفعول فیہ ۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ۔

# تحریری مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب اپنی کاپیوں پر لکھو اور اپنے استاد کو دکھاؤ
محمود مدرسہ میں حاضر تھا۔ یہ لڑکا اب ذہین ہوگیا۔ چھری پتھر پر رگڑو۔ وہ تیز ہو جائے گی۔ احمد دولھا بنا۔ اگر میں ممبئی ہوتا تو تمہیں وہاں بلاتا۔ جب تم حافظ ہوئے تو میں نے تمہیں انعام دیا۔ اگر تم اللہ و رسول کو مانو گے تو بھلا ہوگا۔
(جَلّ جلالُہٗ وَصلّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وَاٰلِہٖ وَسلّمَ)

○

# اِسمِ مُبَیَّن

(۱) سنا جاتا ہے یہ کہ گاما پہلوان تھا۔ (۲) مشہور یہ ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

پیارے بچو! اوپر کے جملوں میں ”یہ“ کا لفظ اسم اشارہ نہیں ہے بلکہ اسم مُبَیَّن ہے۔ ذیل میں تعریف لکھی جاتی ہے۔

مُبَیَّنْ :۔ وہ اسم ہے جس کے مطلب کا پتہ بغیر ایک جملہ لائے ہوئے نہ چل سکے۔
بیان :۔ وہ جملہ ہے جو کسی اسم کے چھپے ہوئے مطلب کو کھولے جیسے سنا جاتا ہے یہ کہ گاما پہلوان تھا۔ اس مثال میں "یہ" کا لفظ مُبَیَّنْ۔ اور "گاما پہلوان تھا" یہ جملہ بَیَانْ ہے۔

# ترکیب

(۱) میں نے یہ سنا کہ زید عالم ہے۔ سنا فعل ماضی۔ میں فاعل۔ نے علامت فاعل۔ یہ کا لفظ اسم مبین۔ کہ بیانیہ۔ زید مبتدا۔ عالم خبر۔ ہے حرف ربط مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بیان۔ اسم مبین اپنے بیان سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) مشہور یہ ہے کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ مشہور مبتدا۔ یہ اسم مبین۔ کہ بیانیہ۔ پیارے صفت، مصطفےٰ موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ

کی علامت اضافت۔ پیدائش مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ ہوئی فعل ماضی تام۔ بارہ ممیز۔ ربیع الاول تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول فیہ۔ کو علامت مفعول فیہ۔ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بیان۔ اسم مبین اپنے بیان سے مل کر خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) میں یہ گمان کرتا ہوں کہ زید ہوشیار ہے۔ گمان کرتا ہوں فعل حال معروف۔ میں فاعل۔ یہ اسم مبین۔ کہ بیانیہ۔ زید مبتدا۔ ہوشیار خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بیان مبین اپنے بیان سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

○

# مبدل منہ اور بدل

(۱) مولانا عبداللہ تشریف لائے۔ (۲) ماسٹر نورالحسن لکھنؤ جائیں گے۔

پیارے بچو! پہلے جملہ میں مولانا مبدل منہ اور عبد اللہ بدل ہے۔ یونہی دوسرے جملہ میں ماسٹر مبدل منہ اور نور الحسن بدل ہے۔ ذیل میں تعریف لکھی جاتی ہے۔

**مبدل منہ:۔** وہ اسم ہے جس کے لیے بدل ذکر کیا جائے

**بدل:۔** وہ پچھلا اسم ہے کہ جس کی طرف اس بات کی نسبت کی جائے جس بات کی نسبت اگلے اسم کی طرف کی گئی اور نسبت میں صرف پچھلا اسم مقصود ہو۔ مثلاً چھینا گیا زید اس کا کپڑا۔ اس مثال میں زید مبدل منہ اور کپڑا بدل ہے۔ چھینے جانے کی نسبت پہلے زید کی طرف پھر کپڑے کی طرف کی گئی لیکن مقصود صرف وہ نسبت ہے جو کپڑے کی طرف کی گئی۔ اور جیسے علاج کیا ڈاکٹر محمود نے۔ اس مثال میں ڈاکٹر مبدل منہ اور محمود بدل ہے۔ علاج کرنے کی نسبت پہلے ڈاکٹر کی طرف پھر محمود کی طرف کی گئی لیکن نسبت میں مقصود صرف محمود ہے۔

○

# ترکیب

(۱) مولانا عبد اللہ تشریف لائے۔ تشریف لائے فعل ماضی معروف۔

مولانا مبدل منہ۔ عبداللہ بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر
فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(۲) ماسٹر نور الحسن جائیں گے۔ جائیں گے فعل مستقبل۔ ماسٹر مبدل منہ
نور الحسن بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) حافظ مقبول احمد نوعمر ہیں۔ حافظ مبدل منہ۔ مقبول احمد بدل۔ مبدل
منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا۔ نوعمر خبر۔ ہیں حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکار مبدل منہ
مصطفیٰ بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل۔ نے علامت فاعل
فرمایا فعل ماضی معروف۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) ڈاکٹر رشید کو بلاؤ۔ بلاؤ فعل امر حاضر۔ اس میں تم (ضمیر حاضر) پوشیدہ
فاعل۔ ڈاکٹر مبدل منہ۔ رشید بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر
مفعول بہ۔ کو علامت مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۶) تمہارے چچا کریم پڑھ رہے ہیں۔ پڑھ رہے ہیں فعل حال۔ تمہارے
مضاف الیہ باضافت۔ چچا مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مل کر مبدل منہ۔ کریم بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۷) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارو۔ پکارو فعل امر حاضر تم ضمیر پوشیدہ فاعل۔ حضور مبدل منہ۔ غوث اعظم بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ۔ کو علامت مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

## مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب لکھو اور اپنے استاد کو دکھاؤ۔

احمد کا بھائی زید کہاں گیا۔ آج حضرت مولانا آرہے ہیں۔ مسلمان بن کر جیو اور مسلمان بن کر مرو۔ یہ سن لو کہ میں نماز پڑھوں گا۔ خالد کا باپ محمود عالم ہے۔

# مفعول مطلق

(۱) میں نے زید کو خوب مارنا مارا۔ (۲) تو غلط پڑھنا مت پڑھ۔ (۳) شہزادے کی طرح بیٹھنا بیٹھ تو۔ (۴) خالد نے دو بار لکھنا لکھا۔

پیارے بچو! اوپر لکھے ہوئے ہر ہر جملہ میں فعل کے ساتھ اس کا مصدر استعمال کیا گیا ہے چنانچہ پہلے جملہ میں "مارا" فعل کے ساتھ اس کا مصدر "مارنا" بولا گیا ہے۔ یوں ہی دوسرے جملہ میں "مت پڑھ" فعل کے ساتھ اس کا مصدر "پڑھنا" لایا گیا ہے اور یہی حال تیسرے اور چوتھے جملے کا ہے۔ قواعد میں ایسے مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔ ذیل میں اس کی تعریف لکھی جاتی ہے

**مفعول مطلق**:۔ وہ مصدر ہے جو خاص اپنے ہی فعل کے ساتھ بولا جائے جیسے تو غلط پڑھنا مت پڑھ۔ اس مثال میں "پڑھنا" مفعول مطلق ہے

# ترکیب

(۱) میں نے زید کو خوب مارنا مارا۔ مارا فعل ماضی معروف۔ میں فاعل نے علامت فاعل۔ زید مفعول بہ۔ کو علامت مفعول بہ۔ خوب صفت مارنا موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق۔ فعل، اپنے فاعل اور مفعول بہ نیز مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) شریف کی طرح بیٹھنا بیٹھ تو۔ بیٹھ فعل امر حاضر معروف۔ تو فاعل۔ شریف مضاف الیہ۔ کی علامت اضافت۔ طرح مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ بیٹھنا موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) تو غلط پڑھنا مت پڑھ۔ مت پڑھ فعل نہی حاضر معروف۔ تو فاعل۔ غلط صفت۔ پڑھنا موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

(۴) خالد نے دو بار لکھنا لکھا۔ لکھا فعل ماضی معروف۔ خالد فاعل۔ نے علامت فاعل۔ دو ممیز، بار تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر صفت لکھنا موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق۔ فعل

اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پیارے بچو! اردو زبان میں عام طور سے مفعول مطلق کو حذف کر کے اس کی جگہ اس کی صفت استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً یوں کہنا ہے کہ "میں نے زید کو خوب مارا۔" دیکھو اس دوسرے جملہ میں "مارنا" کا لفظ مفعول مطلق تھا اسے حذف کر دیا گیا اور اس کی جگہ اس کی صفت کا ذکر کیا گیا۔

○

# ترکیب

(۱) میں نے زید کو خوب مارا۔ مارا فعل ماضی معروف۔ میں فاعل۔ نے علامت فاعل۔ زید مفعول بہ۔ کو علامت مفعول بہ۔ خوب قائم مقام مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور قائم مقام مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) تو غلط مت پڑھ۔ مت پڑھ فعل نہی حاضر معروف۔ تو فاعل۔ غلط قائم مقام مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول مطلق سے

مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) شریف کی طرح بیٹھ تو۔ بیٹھ فعل امر حاضر معروف۔ تو فاعل۔ شریف مضاف الیہ۔ کی علامت اضافت۔ طرح مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قائم مقام مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) خالد نے دو بار لکھا۔ لکھا فعل ماضی معروف۔ خالد فاعل۔ نے علامت فاعل۔ دو ممیز۔ بار تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر قائم مقام مفعول مطلق فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

○

# مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ۔

(۱) تو قرآن مجید پڑھ۔ (۲) تو قرآن مجید صحیح پڑھ۔ (۳) میں نے زید کو تین بار بلایا۔ (۴) تم کمینوں کی طرح نہ ہنسو۔ (۵) محمود غلط لکھتا ہے۔

# اسم موصول اور صلہ کا بیان

(۱) وہ، جس نے گالی دی کمینہ ہے۔ (۲) پڑھائے گا وہ جو استاد ہے۔
(۳) میں اسے ماروں گا جو چور ہے۔ (۴) سمجھا اس نے جو ہوشیار ہے
(۵) قتل کیا جائے گا وہ جو ڈاکو ہے۔ (۶) شریف وہ ہے جو گالی نہ دے

پیارے بچو! مذکورہ بالا جملوں میں، وہ، اُس، اُسے، کا لفظ اسم موصول ہے۔ ذیل میں تعریف لکھی جاتی ہے۔

**اسم موصول**:۔ وہ اسم ہے جو مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، مفعول وغیرہ اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ اس کو کسی جملۂ خبریہ سے جوڑ دیا جائے۔

**صلہ**:۔ وہ جملۂ خبریہ ہے جو اسم موصول سے جوڑا جائے۔

**ہدایت**:۔ صلہ والے جملہ میں ہمیشہ ایک ضمیر غائب ہوگی جس کا مرجع اسم موصول ہوگا۔

○

# ترکیب

(۱) وہ جس نے گالی دی کمینہ ہے۔ وہ اسم موصول۔ گالی دی فعل ماضی معروف۔ جس ضمیر غائب فاعل۔ نے علامت فاعل۔ فعل اپنے فاعل

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا۔ کمینہ خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) پڑھائے گا وہ جو استاد ہے۔ پڑھائے گا فعل مستقبل معروف، وہ اسم موصول۔ جو ضمیر غائب مبتدا۔ استاد خبر۔ ہے حرف ربط مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل۔ پڑھائے گا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) میں اسے ماروں گا جو چور ہے۔ ماروں گا فعل مستقبل معروف میں ضمیر متکلم فاعل۔ اسے اسم موصول۔ اس میں یائے مجہول علامت مفعول بہ۔ جو ضمیر غائب مبتدا۔ چور خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ ماروں گا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) سمجھا اس نے جو ہوشیار ہے۔ سمجھا فعل ماضی معروف۔ اُس اسم موصول۔ جو ضمیر غائب مبتدا۔ ہوشیار خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے

مل کر فاعل ۔ نے علامت فاعل ۔ سمجھا فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۵) قتل کیا جائے گا وہ، جو ڈاکو ہے ۔ قتل کیا جائے گا فعل مستقبل
مجہول ۔ وہ اسم موصول ۔ جو ضمیر غائب مبتدا۔ ڈاکو خبر۔ ہے حرف
ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ۔ اسم موصول
اپنے صلہ سے مل کر نائب فاعل ۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۶) شریف وہ ہے جو گالی نہ دے ۔ شریف مبتدا۔ وہ اسم موصول
گالی نہ دے فعل مضارع معروف منفی ۔ جو ضمیر غائب فاعل۔ فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ۔ اسم موصول اپنے صلہ
سے مل کر خبر۔ ہے حرف ربط ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا ۔
(۷) اللہ، وہ ہے جس نے اپنے رسول کو غیب پر قابو دیا۔ (جَلَّ
جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)
کلمۂ جلالت مبتدا۔ وہ اسم موصول ۔ قابو دیا فعل ماضی معروف ۔
جس ضمیر غائب فاعل ۔ نے علامت فاعل ۔ اپنے مضاف الیہ با
اضافت ۔ رسول مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مفعول بہ۔ کو علامت مفعول بہ۔ غیب مجرور۔ پر حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہٖ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر۔ ہے حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) وہ کامیاب ہے جو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہے۔
وہ اسم موصول۔ جو ضمیر غائب مبتدا۔ سرکار مبدل منہ۔ مصطفےٰ بدل مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ۔ کا علامت اضافت۔ غلام مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ ہے حرف ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا۔ کامیاب خبر۔ ہے حرف ربط۔ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ضروری ہدایت

جاننا چاہئے کہ اردو زبان میں "وہ" کا لفظ اسم اشارہ بھی ہے نیز

ضمیر غائب اور اسم موصول بھی ہے۔ مثلاً وہ لڑکا، نمازی ہے۔ اس جملہ میں وہ کا لفظ اسم اشارہ ہے اور لڑکا مشارٌ الیہ ہے۔ اور جیسے زید دیندار ہے وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ یہاں دوسرے جملہ میں وہ کا لفظ ضمیر غائب ہے جس کا مَرجع زید ہے۔ اور جیسے شریف وہ ہے جو گالی نہ دے۔ اس مثال میں وہ کا لفظ اسم موصول ہے۔ جو گالی نہ دے اس کا صلہ ہے۔

○

# اسم شرط کا بیان

(۱) جو محنت نہیں کرتا وہ پچھتائے گا۔ (۲) جہاں زید جائے گا وہاں میں جاؤں گا۔ (۳) جس کو بکر مارے گا اسے میں ماروں گا۔ (۴) جو ناغہ کرے گا وہ مارا جائے گا۔ (۵) جو لڑکا ناغہ کرے گا وہ مارا جائے گا۔

عزیز بچو!

مذکورۂ بالا جملوں میں ,, جوؔ، جہاںؔ، جسؔ کا لفظ اسم شرط ہے گزشتہ سبق میں تم حرف شرط کا بیان پڑھ چکے ہو۔ حرف شرط فاعل یا مفعول بہ

یا مفعول فیہ نہیں بن سکتا۔ لیکن اسم شرط کہیں فاعل ہوگا اور کہیں نائب فاعل یا مفعول بہ یا مفعول فیہ ہوگا۔

# ترکیب

(۱) جو محنت نہیں کرتا وہ پچھتائے گا۔ محنت نہیں کرتا فعل حال معروف منفی۔ جو اسم شرط فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ پچھتائے گا فعل مستقبل معروف۔ وہ ضمیر غائب فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ ہوا۔

(۲) جہاں زید جائے گا وہاں میں جاؤں گا۔ جائے گا فعل مستقبل معروف زید فاعل۔ جہاں اسم شرط مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر شرط۔ جاؤں گا فعل مستقبل معروف۔ میں فاعل وہاں مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ ہوا۔

(۳) جو ناغہ کرے گا مارا جائے گا۔ ناغہ کرے گا فعل مستقبل معروف۔ جو اسم شرط فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مارا جائے گا فعل مستقبل مجہول۔ وہ ضمیر غائب پوشیدہ نائب فاعل۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۴) جو لڑکا ناغہ کرے گا مارا جائے گا۔ ناغہ کرے گا فعل مستقبل معروف جو اسم شرط ممیز۔ لڑکا تمییز۔ ممیز اپنی تمییز سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر شرط۔ مارا جائے گا فعل مستقبل مجہول۔ وہ ضمیر غائب پوشیدہ نائب فاعل۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ ہوا۔

(۵) جسے بکر مارے گا اسے میں ماروں گا۔ مارے گا فعل مستقبل معروف بکر فاعل۔ جسے اسم شرط مفعول بہ۔ اس میں یائے مجہول علامت مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر شرط۔ ماروں گا فعل مستقبل معروف۔ میں فاعل۔ اُسے مفعول بہ باعلامت۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ ہوا۔

(۶) جو مسلمان زکوٰۃ دے گا وہ ثواب پائے گا۔ دے گا فعل مستقبل

معروف ۔ جو اسم شرط ممیز ، مسلمان تمیز ۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل
زکوٰۃ مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر
شرط ۔ پائے گا فعل مستقبل معروف ۔ وہ ضمیر غائب فاعل ۔ ثواب
مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ۔ شرط
اپنی جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ ہوا ۔

(۷) زید اور بکر دونوں جائیں گے ۔ جائیں گے فعل مستقبل معروف ۔ زید
معطوف علیہ اور حرف عطف ۔ بکر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف
سے مل کر مؤکد ۔ دونوں تاکید ۔ مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل ۔ فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

○

# مشق

ذیل کے جملوں کی ترکیب خوب سوچ ، سمجھ کر لکھو ۔ اور اپنے استاد
کو دکھاؤ ۔

یہ ، قلم ہے ۔ یہ ، زید کا قلم ہے ۔ وہ مردِ شریف ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں

کہ زید اب سیدھا ہو گیا۔ ہوشیار وہ ہے جو علم دین حاصل کرے۔ خالد نے
اُس لڑکے کو بلایا۔ احمد اور کلثوم کا باپ جا رہا ہے۔ احمد اور کلثوم کا باپ
جا رہے ہیں۔ کلثوم کا باپ جا رہے ہیں۔ کلثوم کا باپ اور احمد جا رہے ہیں۔
خالد نے اس کو بلایا جو نمازی ہے۔ بکر آیا۔ وہ بھوکا تھا۔ میں نے اُسے کھانا
دیا۔ مولوی عبدالرحمٰن پڑھائیں گے۔ احمد اور محمود دونوں مدرس ہیں۔ جو نماز
نہ پڑھے وہ فاسق ہے۔ جو حاکم انصاف نہ کرے وہ ظالم ہے۔ جس کو آپ
پڑھائیں گے اس کو میں پڑھاؤں گا۔ اللہ پاک نے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہاں کا علم دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط کہو۔ (جل جلالہ)
تاکید مؤکد

○

قد تم ھذا الکتاب بحسن توفیق اللہ تعالیٰ ولہ الحمد وصلی
اللہ تعالیٰ وسلم علی اعلم خلقہ نبینا محمد واٰلہ وصحبہ
وازواجہ واصولہ وفروعہ وعلی ابنہ الکریم سیدنا الغوث
الاعظم الجیلانی وشہید محبتہ الشیخ الامام احمد رضا
البریلوی۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ○

○

F.B.D.

FAROOQIA BOOK DEPOT

FAROOQIA BOOK DEPOT